بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۴۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

—— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب لاہور ——

لاہور ۱۸ر نومبر بوقت ۶ بجے شام

آج حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔

احباب جماعت حضور کی شفائے کامل و عاجل اور لمبی فعال زندگی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یکشنبہ ۲۹ جمادی الاول ۱۳۸۰ھ

قیمت فی پرچہ

جلد ۴۹/۱۴ | ۲۰ نبوت ۱۳۳۹ ہش | ۲۰ نومبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۶۸

پاکستان اور بھارت کے درمیان براہ راست ٹرینیں چلانے کے طریق کار پر سمجھوتہ

ریلوے سفر کی موجودہ پابندیاں کم کرنے کی سفارش

راولپنڈی ۱۹ر نومبر۔ مشرقی و مغربی پاکستان اور مغربی بنگال و تری پورہ کے درمیان براہ راست مسافر و مال گاڑیاں چلانے کے مسئلہ پر پاکستان اور بھارت کے وفود میں بات چیت کل یہاں ختم ہو گئی۔ کانفرنس میں بھارت اور پاکستان کے لوگوں کو ریلوں میں ایک دوسرے کے ملکوں سے گزرنے کے لئے سہولتیں دینے کے طریق کار پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ ایک مشترکہ اعلان میں بتایا گیا۔ بات چیت نہایت دوستانہ ماحول میں ہوئی۔ دونوں وفود کے مابین پاکستان اور بھارت کے درمیان براہ راست مسافر اور مال گاڑیاں چلانے کے سوال پر جو سمجھوتہ ہوا ہے۔ اسے منظوری کے لئے اب دونوں حکومتوں کو پیش کیا جائے گا ریلیں چلانے کے طریق کار کے بارے میں دونوں وفود نے جو سکیم تیار کی ہے۔ اس کی کل صبح دونوں وفود کے اجلاس میں منظوری دے دی گئی۔ اس سکیم میں دونوں ملکوں کے درمیان ریلوے سفر کی پابندیاں کم کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

دریں اثناء معلوم ہوا ہے۔ پاکستان اور بھارت کے وفود میں تین روزہ بات چیت کے دوران پاکستان نے یہ تجویز بھی پیش کی تھی کہ بھارت سابق سندھ (پاکستان) کے علاقہ میں کھوکھراپار اور آگرہ (براستہ اجمیر) کے درمیان براہ راست ریلیں چلانے کی سہولت مہیا کرے۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارتی وفد اس تجویز پر بعد میں کسی مرحلہ پر غور کرنے پر رضامند ہو گیا ہے۔

"پاکستانی خواتین قومی کردار کی تعمیر میں اپنا فرض ادا کریں"

اپوا کے اجتماع میں وزیر صحت و معاشرتی امور لیفٹیننٹ جنرل برکی کی اپیل

لاہور ۱۹ر نومبر۔ لیفٹیننٹ جنرل واجد علی برکی وزیر صحت معاشرتی امور و محنت نے کل شام انجمن خواتین پاکستان کی گورننگ باڈی کے اجلاس میں پاکستانی خواتین سے اپیل کی ہے، کہ وہ بچوں کی تربیت ایسی شفقت انہماک اور خوش اسلوبی سے کریں کہ گھریلو ماحول ان کی تعمیر سیرت میں معاون ثابت ہو۔ آپ نے کہا غربت زدہ ناخواندہ توہمات میں اسیر ملکی آبادی کی فلاح کے لئے

گزشتہ چودہ برس میں بہت کم کام کیا گیا ہے اب قوم کے کردار کی تعمیر میں خواتین کا بھی حصہ ہے — وزیر صحت و معاشرتی امور نے اس امر پر افسوس ظاہر کیا کہ اتنا طویل عرصہ آزادی کی حقیقی نعمتوں سے قوم بہرہ ور نہیں ہو سکی۔ بلکہ ساری مدت ایسے اختلافی امور میں لڑتے جھگڑتے گزر گئی ہے جن کا عملی طور پر کوئی فائدہ نہیں اٹھایا گیا۔

مکرم سید نعیم اللہ شاہ صاحب کی جرمنی سے واپسی

مکرم سید نعیم اللہ شاہ صاحب برادر حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ پاکستان واپس آنے کے لئے جرمنی سے روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بخیریت واپس لائے اور سفر و حضر میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء اور ممبران سٹاف کی طرف سے

بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنیوالے مجاہدین احمدیت کے اعزاز میں استقبال والوداع کی مشترکہ تقریب

تقریب میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی شرکت اور وقف زندگی کی اہمیت پر بصیرت افروز تقریر

ربوہ ۱۷ر نومبر نماز عصر کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ان مجاہدین احمدیت کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جن میں سے بعض بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کے بعد حال ہی میں واپس تشریف لائے ہیں۔ اور بعض بغرض اعلائے کلمۂ اسلام بیرونی ممالک تشریف لے جا رہے ہیں۔ یہ تقریب آنے والے مجاہدین احمدیت کو خوش آمدید اور تشریف لے جانے والے مجاہدین کو الوداع کہنے کی غرض سے منعقد کی گئی تھی۔ تشریف لانے والے مجاہدین احمدیت میں مبلغ امریکہ مکرم سید جواد علی صاحب مبلغ مشرقی افریقہ مکرم مولوی محمد منور صاحب اور مبلغ برما مکرم منیر احمد صاحب عارف شامل ہیں اور جو مبلغین عنقریب باہر تشریف لے جا رہے ہیں ان میں مکرم سید احمد صاحب انصاری۔ مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب۔ مکرم قریشی مقبول احمد صاحب اور مکرم مولوی غلام احمد صاحب نسیم شامل ہیں۔

اس تقریب میں بعض ناظر و وکلاء حضرات اور علمائے سلسلہ کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے بھی شرکت فرمائی۔ اور حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے وقف زندگی کی اہمیت پر نہایت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔ علاوہ ازیں چنیوٹ اور لالیاں کے بعض سکولوں کے ہیڈ ماسٹر صاحبان اور بعض دیگر معززین بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی صدارت میں تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو سکول کے ایک طالب علم نذیر احمد ملتانی نے کی۔ بعد ازاں مکرم ماسٹر غلام رسول صاحب نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء اور ممبران اسٹاف کی طرف سے مبلغین اسلام کی خدمت میں خوش آمدید و الوداع کے طور پر

(باقی صفحہ ۔۔)

درخواست دعا

— از محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ —

ربوہ ۱۸ر نومبر لاہور سے بذریعہ تار اطلاع آئی ہے کہ میرا پوتا عزیز جاوید سلمہ ربہ ابن جنید ہاشمی کو ایک حادثے میں شدید چوٹیں آئی ہیں اور اسے بغرض اپریشن ہسپتال لے جایا گیا ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ اور عمر دراز سے نوازے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الہجرت ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰۔ نومبر ۶۰ء

جماعت کے لئے چند نصائح

منجانب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف منیف "تذکرۃ الشہادتین" میں "اپنی جماعت کے لئے بعض نصائح" کے زیرعنوان فرمایا ہے:۔

"اے میری جماعت خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفر آخرت کے لئے ایسا تیار کرے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تیار کئے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں ہے لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کے لئے ہے اور بدقسمت ہے وہ جس کا تمام ہم و غم دنیا کے لئے ہے ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی۔

اے سعادت مند لوگو! تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے۔ تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو نہ آسمان میں سے نہ زمین میں سے۔ خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفس امارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو۔ سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے اگر تم اس چند روزہ دنیا میں ان کی بدخواہی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجا لاؤ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دعا کرو کہ تا تمہیں خدا اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے۔ کیونکہ انسان کمزور ہے۔ ہر ایک بدی جو دور ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ کی قوت سے دور ہوتی ہے۔ اور جب تک انسان خدا سے قوت نہ پاوے کسی بدی کے دور کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ اسلام صرف یہ نہیں ہے کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ بلکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری روحیں خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر جائیں۔ اور خدا اور اس کے احکام ہر ایک پہلو کے رو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائیں"۔ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲ تا ۶۹)

چاہیئے کہ ہر احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ کو حرز جان بنائے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ نے چند الفاظ میں اسلامی زندگی کا خلاصہ فرما دیا ہے پہلی بات جو اس عبارت میں حضور اقدس علیہ السلام نے فرمائی وہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس طرح تیار کرے جس طرح آنحضرت صلعم کے اصحاب رضی اللہ عنہم تیار کئے گئے تھے ان الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ آپ نے جو جماعت اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھڑی کی ہے وہ کسی مغربی "ازم" کی تقلید میں کھڑی نہیں ہوئی بلکہ آپ کو ویسی ہی جماعت کھڑی کرنے کا حکم دیا گیا ہے جیسی کہ آنحضرت صلعم نے تقریباً چودہ سو سال ہوئے عرب میں قائم کی تھی۔

یہ تو دعا ہے۔ اس کے آگے حضور اقدس علیہ السلام نے توضیح فرمائی ہے کہ ایسی جماعت کی کیا خصوصیات ہونی چاہئیں۔ ان خصوصیات سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے اول چیز یہ ہے کہ انسان پہلے اپنی ذات کو سنوارے اپنے نفس کی پوری پوری اصلاح کرے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اے سعادت مند لوگو تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے"۔

اور یہ تعلیم کیا ہے۔

"تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو"۔

اسلام کی حقیقی بنیاد باری تعالیٰ کی وحدت اور اس کو ہر قسم کے شرک سے پاک قرار دینا ہے۔ قرآن کریم میں عقیدہ کی پاکیزگی کے لئے جتنا شرک سے بچنے کے لئے زور دیا گیا ہے کسی اور مسئلہ پر اتنا زور نہیں دیا گیا۔ اور یہ بات بھی صحیح ہے کہ اسلام ہے ہی ایک خدا کو تسلیم کرنے کا نام۔ اللہ تعالیٰ اس معاملہ میں اتنا غیرت مند ہے۔ کہ وہ شرک کے ذرا سے شائبہ کو بھی ناپسند کرتا ہے۔ اور شرک کو سب سے بڑا گناہ قرار دیتا ہے۔

اس بات پر قرآن کریم میں اتنا زور دیا گیا ہے کہ کوئی مسلمان دیدہ و دانستہ شرک کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ البتہ جہالت کی بات دوسری ہے۔ اگر دنیا کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح شرک کا تدارک کیا ہے تو آج ہی تمام قسم کی بت پرستی مٹ جائے۔ اسلام میں کوئی عبادت کوئی پرستش کوئی تکریم بھی ایسی نہیں ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے لئے نہ ہو حفظ مراتب کا معاملہ دوسری بات ہے ماں باپ۔ استاد۔ انبیاء علیہم السلام کی تکریم اسی وقت جائز ہے جب اس میں ذرا سے شرک کا بھی شائبہ نہ ہو۔

قرآن کریم کا دنیا پر یہ بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں مختلف خداؤں اور مختلف بتوں کی پوجا سے ہمیشہ تک کے لئے چھڑا لیا ہے۔ ہمیں کسی انسان کسی دیوی دیوتا کسی فوق العادت ہستی کسی مظاہر قدرت کے سامنے سجدہ ریز ہونے کی ضرورت نہیں رہی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ الفاظ کتنے سادہ مگر کتنے زوردار ہیں:۔

"تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو نہ آسمان میں سے نہ زمین میں سے خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا۔ لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے"۔

یہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک نہایت لطیف نکتہ بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ جب کہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے واعظ کرتے ہو سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے۔ اگر اس چند روزہ دنیا میں ان کی بدخواہی کرو"۔

دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے یہ کتنا اعلیٰ اصول ہے جو اسلام ہم کو دیتا ہے۔ اور جس کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پیارے اور دلکش انداز میں بیان فرمایا ہے۔ مذہبی جھگڑے کس طرح اس ایک سادہ سے نسخہ سے ہمیشہ تک کے لئے ختم ہو جاتے ہیں۔ اپنے عقائد کو دوسروں پر بالجبر ٹھونسنے کی کتنی پرزور تردید کی گئی ہے اگر ہم دوسروں کو اپنے عقیدہ پر لانا چاہتے ہیں تو اس کی غرض یہی ہوتی ہے کہ دوسرا اس صحیح راستہ پر آ جائے جس کو ہم نے صحیح سمجھا ہے اور ہم ایسا اسی لئے کرتے ہیں کہ دوسرا بھی نجات حاصل کرے۔ یہ اس کی خیرخواہی کے خیال سے ہم کرتے ہیں۔ مگر یہ کس قدر حیرت ناک ہے کہ ہم اس لئے دوسروں کی بدخواہی کریں کہ وہ ہمارے عقیدہ کو اختیار نہیں کرتا۔ اور اس کو نقصان پہنچانے کی کوشش کریں۔ اسلام نے کتنا اچھا اصول دیا ہے کہ

لا اکراہ فی الدین
قد تبین الرشد من الغی

یعنی دین میں کوئی جبر نہیں کیونکہ ہدایت کا راستہ گمراہی سے ممیز کر دیا گیا ہے۔

کتنی واضح بات ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے دونوں راستوں سے پردے اٹھا دئے ہیں اور صاف صاف دکھا دیا ہے کہ یہ راستہ بہشت کو جاتا ہے اور یہ راستہ دوزخ کو جاتا ہے۔ دونوں میں سے جونسا راستہ تم چاہو اختیار کرو۔ اگر بہشت میں جانا چاہتے ہو تو اس راستہ پر چلو اور اگر دوزخ میں جانا ہے تو اس راستہ پر چلو۔ تمہارا اختیار ہے۔ ہم نے دونو راستوں کے نشیب و فراز سے تم کو آگاہ کر دیا ہے۔ اب کسی زبردستی کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنی خوشی سے جدھر چاہو چلے جاؤ۔ البتہ یہ دیکھ لو کہ اس راستہ پر چلو گے۔ تو فلاح پاؤ گے اور اس پر چلو گے تو جہنم واصل ہو جاؤ گے ہمارا اس میں کچھ بھی نہیں بگڑتا۔ ہمارا فرض تھا کہ تم کو آگاہ کر دیا جائے۔ سو ہم نے کر دیا ہے۔ اب جو چاہو کرو تم خود ذمہ دار ہو۔ کتنی امن افزا تعلیم ہے کتنی آزاد تعلیم ہے۔ دنیا کا کوئی فلسفہ، کوئی مذہب ایسی تعلیم پیش کر سکتا ہے

(باقی صفحہ ۸ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

مومن کے دل میں شریعت اسلام کے تمام چھوٹے بڑے احکام کا احترام ہونا چاہیئے

ہر معاملہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت اور اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی کوشش کرو

فرمودہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

قسط نمبر ۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

اس کے بعد میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض بظاہر چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ جو درحقیقت اپنے اندر بہت بڑی حکمتیں رکھتی ہیں بتانا چاہتا ہوں صحابہ رضؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں سات باتوں پر عمل کرنے کا حکم دیا کرتے تھے جن میں سے پہلی یہ ہے کہ مریض کی عیادت کی جائے۔

(۱) مریض کی عیادت

مریض کی عیادت اپنے اندر بہت بڑی حکمتیں رکھتی ہے۔ اس سے مریض کے گھر والوں کا وقت فارغ ہوجاتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص مریض کی عیادت کے لئے اس کے گھر جاتا ہے۔ تو خواہ گھر کی عورتیں پردہ کے لئے ہی اٹھ جائیں۔ مگر اس طرح ان کا وہ وقت جتنی دیر تیماردار بیٹھا رہے گا فارغ ہوجائیگا۔ ہمارے ملک میں یہ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ اکثر لوگ مریض کو اپنے گھر پر ہی رکھتے ہیں ہسپتال میں داخل نہیں کراتے۔ اس لئے مریض کے گھر میں رہنے کی وجہ سے اس کی بیوی ۲۴ گھنٹے اس کے پاس رہتی اور اسے گھر کے کام کاج کے لئے بہت تھوڑا وقت ملتا ہے۔ لیکن اگر کچھ دوست مریض کی عیادت کے لئے آجائیں۔ تو بیوی کو پردہ کا بہانہ ہاتھ آجائے گا۔ اور وہ گھر کے دوسرے ضروری کام کاج کر سکے گی۔

دوسرا فائدہ عیادت کا یہ ہے

کہ عیادت سے مریض کے حالات معلوم ہوتے ہیں۔ اگر کوئی عیادت نہیں کرے گا۔ تو ہمیں مریض کے حالات معلوم نہ ہو سکیں گے کئی دفعہ مریض کو مشورہ سے آسانی ہوجاتی ہے۔ اور عیادت کرنے والوں سے مریض کو بعض مفید دواؤں یا لائق ڈاکٹروں کا پتہ چل جاتا ہے۔ عورتوں کو تو عموماً دوا اور علاج کا احساس نہیں ہوتا وہ صرف تقدیر اور نقل پر رہ جاتی ہیں۔ اور کہتی ہیں۔ خدا تعالےٰ جب چاہے گا مریض اچھا ہو جائے گا۔ اسی طرح کا ایک واقعہ ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ جب گھوڑے سے گرنے کی وجہ سے زخمی ہو گئے تو علاج ہوتا رہا۔ اور زخم کچھ اچھے ہو گئے۔ اور یہ خیال کر لیا گیا کہ تھوڑے دنوں کے اندر اندر بالکل ٹھیک ہو جائیں گے۔ مگر زخموں میں پیپ پڑ گئی۔ اور آہستہ آہستہ درد بڑھنی شروع ہو گئی۔ اور اس کا اثر آنکھوں تک بھی پہونچا ڈاکٹروں سے مشورہ لیا گیا۔ تو انہوں نے کہا اگر اسی طرح پیپ جاری رہی۔ تو دماغ پر اس کا اثر پڑے گا۔ اور اس سے موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ کچھ دنوں بعد میر محمد اسمٰعیل صاحب آئے اور وہ

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

کی عیادت کو گئے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کسی وقت آپ دیکھیں۔ میر صاحب نے کہا سرنج کے ذریعہ سے پتہ لگایا جا سکتا ہے میر صاحب نے سرنج لگا کر کھینچی۔ تو اس میں پیپ آ گئی۔ میر صاحب نے کہا کہ زخم کو اچھی طرح سے صاف کر دینا چاہیئے جب تک اندر کی صفائی نہیں ہوگی۔

مکمل آرام

نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد میر صاحب چلے گئے۔ اور پھر دوبارہ آئے (یہ یاد نہیں رہا کہ میر صاحب ایک دفعہ جانے کے بعد دوبارہ آئے یا اسی جگہ رہے واللہ اعلم) ان سے مشورہ کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اپریشن ہونا چاہیئے۔ مگر لوگوں نے کہہ دیا کہ اپریشن کی ضرورت نہیں۔ کچھ دنوں تک زخم خود بخود مندمل ہو جائیں گے مگر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا مرض بڑھتا گیا۔ اور درد شدید ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے کہہ دیا کہ اگر اپریشن نہ ہوا تو مرض بڑھ جانے کا احتمال ہے۔ کیونکہ دماغ کے پردے تک پیپ پہنچ چکی ہے۔ مگر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے گھر کی عورتیں پھر بھی یہی کہتیں کہ

اپریشن نہیں ہونا چاہیئے

خدا تعالےٰ جب چاہے گا فضل کر دے گا ہم حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے پاس عیادت کے لئے جایا کرتے تھے۔ اور ہم دیکھتے تھے کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بدن بدن کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ ہم نے دوبارہ میر صاحب سے پوچھا کہ کیا زخموں کی پیپ کے نتائج خطرناک بھی ہو سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں نتائج تو خطرناک ہو سکتے ہیں۔ مگر گھر کی عورتیں اس بات سے متفق نہیں کہ اپریشن ہونا چاہیئے۔ اس لئے اگر خدانخواستہ اپریشن کرنے سے کچھ اور ہو گیا تو بدنامی ہوگی میں نے ان سے کہا ادھر آپ کہتے ہیں کہ اس کے نتائج خطرناک ہو سکتے ہیں اور ادھر آپ کہتے ہیں کہ عورتیں کہہ رہی ہیں کہ اپریشن نہیں ہونا چاہیئے۔ کیا آپ یہ بہتر سمجھتے ہیں کہ عورتوں کے ڈر سے اپریشن نہ کیا جائے اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات واقعہ ہوجائے۔ اس پر میر صاحب نے کہا کہ اچھا اپریشن کردیں گے۔ جب یہ خبر اندر پہونچی۔ تو عورتوں نے شور مچا دیا۔ ان دنوں پروفیسر تیمور صاحب بھی یہیں تھے۔

نیک محمد صاحب پٹھان

بھی ان دنوں نئے نئے آئے تھے۔ ہم دس پندرہ آدمی مکرم حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے گھر گئے۔ ہم نے جاتے ہی تمام دروازے بند کر دیئے اور کہہ دیا کہ کوئی آدمی باہر سے اندر نہ آنے پائے۔ ادھر اندر سے حضرت خلیفہ اول رضؓ کے گھر کی عورتوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ ان کی یہ آواز دوسرے محلوں میں بھی پہونچی ایک شور برپا ہوا کہ دیکھو حضرت خلیفہ اول رضؓ کو مارتے ہیں۔ اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی نے بھی

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جلسہ سالانہ کی غرض

(۱) حضور اپنے اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء مندرجہ آئینہ کمالات اسلام میں فرماتے ہیں:-

"اس جلسہ کی بڑی غرض یہ بھی ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملے اور ان کے معلومات دینی وسیع ہوں اور معرفت ترقی پذیر ہو۔"

(۲) "صرف طلب علم اور مشورہ امداد اسلام اور ملاقات اخوان کے لئے یہ جلسہ تجویز کیا ہے"

(۳) ماسوا اس کے اس جلسہ میں بضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ .... یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر خدا کا فعل ہے۔ جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

(وہ اپنی پٹھانیت بہت ظاہر کیا کرتے تھے) تو وہ بھاگتے ہوئے آئے۔ میں نے نیک محمد صاحب کو کہا دیکھو اگر اس وقت کسی نے ڈاکٹر صاحب کو آکر پکڑا تو اس سے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔ یاد رکھو کوئی شخص اندر نہ آنے پائے۔ اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی دوڑے آئے اور کہا ہٹ جاؤ۔ ہٹ جاؤ۔ اس پر نیک محمد صاحب نے ان کو روکا۔

اکبر شاہ خانصاحب نجیب آبادی

نے کہا تم جانتے نہیں میں پٹھان ہوں۔ نیک محمد صاحب نے کہا تم پٹھان ہو گے مگر میں احمدی ہوں۔ میں تمہیں ہرگز اندر نہیں جانے دوں گا۔ اس کے بعد مولوی محمد احسن صاحب بھی آگئے۔ اور باوجودیکہ وہ بوڑھے اور تجربہ کار تھے وہ صحن میں ٹہلتے جائیں اور کہیں "کوئی نہیں جو خلیفہ کو بچائے"۔ پس عیادت مریض سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ اگر مریض کے بیوی بچے پوری توجہ اس کی طرف نہ کریں تو باہر سے آنے والا توجہ دلا دیتا ہے اور اگر اسے اس سے بھی بڑھ کر اپنے فرض کا احساس ہو اور مریض کو دوائی کی ضرورت ہو تو وہ اس کے لئے دوائی بھی لے آئے گا اور اگر مریض محتاج ہو تو وہ اس کی مدد کرے گا جو مخلص ہو گا وہ اگر عیادت کا فرض ادا کرے گا تو وہ ضرور دوسرے فرائض بھی ادا کرے گا اس کے ساتھ ہی ایک فائدہ عیادت کا یہ بھی ہے کہ

مریض کا دل بہل جاتا ہے

اس کے علاوہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں یہ فرمایا ہے کہ عیادت فرض ہے وہاں یہ نہیں فرمایا کہ ہر وقت مریض کے پاس جایا کرو۔ اگر ایسا کیا جائے تو یہ بعض دفعہ زخم والی مثال ہو گی۔ اگر ایک ہی وقت میں بہت سے لوگ مریض کے پاس جمع ہو جائیں تو وہ گھبرا اٹھے گا البتہ کچھ لوگ ضرور جانے چاہئیں میں نے دیکھا ہے کہ بعض دفعہ عیادت سے مریض کے مرض میں کمی ہو جاتی ہے اور وہ طبیعت کے بوجھ میں بھی کمی محسوس کرنے لگتا ہے۔ گھر کی عورتوں پر جو بوجھ ہوتا ہے وہ بھی جاتا رہتا ہے۔ تو یہ ان سات باتوں میں سے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہؓ سے اکثر فرمایا کرتے تھے ایک ہے

۲۔ جنازوں کے ساتھ جانا چاہیئے

دوسری بات جس کی طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عموماً توجہ دلایا کرتے تھے یہ تھی کہ جنازوں کے ساتھ جانا چاہیئے۔ یہ ایک بڑی اہم چیز ہے اور خاص کر

قادیان کے لوگوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔ دہلی میں ایک جگہ ہماری دعوت تھی ہم موٹر میں بیٹھ کر دعوت پہ جا رہے تھے۔ میں نے موٹر میں سے دیکھا کسی معمولی آدمی کا جنازہ معلوم ہوتا تھا مگر چار سو کے قریب آدمی ساتھ جا رہے تھے۔ اور بڑے شہروں میں عموماً جنازہ کے ساتھ بہت دور جانا ہوتا ہے مگر وہ لوگ کافی تعداد میں جا رہے تھے۔ یہاں قادیان میں اس قسم کی بہت سی شکایتیں سننے میں آتی رہتی ہیں کہ جنازوں میں بہت کم آدمی شریک ہوتے ہیں۔ پہلے تو میں خود باہر سے آنے والے جنازوں کے ساتھ جایا کرتا تھا مگر اب بیماری کی وجہ سے نہیں جا سکتا۔ مجھے کسی نے بتایا کہ ایک باہر سے آنے والے جنازہ کے ساتھ صرف تین یا چار آدمی گئے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قادیان والوں کو اس چیز کی اہمیت کا احساس ہی نہیں۔ پھر یہ بھی شکایت میرے پاس پہنچی ہے کہ لوگ جب سنتے ہیں کہ فلاں مر گیا تو کھسک کر اپنے اپنے کاموں پر چلے جاتے ہیں تاکہ جنازہ میں شریک نہ ہونا پڑے یہ باتیں شقاوت قلبی پر دلالت کرتی ہیں یاد رکھو ہر شخص نے مرنا ہے اور اس بات کو تمام لوگ جانتے ہیں۔ مگر یہ بھی خیال ہونا چاہیئے کہ اگر میں کسی جنازے پر نہ جاؤں گا تو میرے ساتھ کون جائے گا۔ یہاں قادیان میں اکثر جنازے باہر سے آتے ہیں لوگ کہہ دیتے ہیں کہ کون جنازے کے ساتھ جائے

یہ بہت بُری ذہنیت ہے

اور قادیان کے لوگوں میں نہیں ہونی چاہیئے آئندہ کے لئے یہ انتظام ہونا چاہیئے کہ جب جنازہ آئے تو قادیان کا ایک محلہ ضرور اس میں شامل ہو۔ اس وقت قادیان میں ۱۳ محلے ہیں۔ اور اول تو ہر روز جنازہ باہر سے آتا ہی نہیں۔ اگر آ بھی جائے تو ایک محلہ کو مہینہ میں دو بار جنازہ کے ساتھ جانا پڑے گا۔ آخر جنازہ پہ جانے پر وقت ہی کون سا خرچ ہوتا زیادہ سے زیادہ دو یا تین گھنٹے صرف ہو جاتے ہیں اتنا وقت تو کئی لوگ ادھر ادھر کے فضول کاموں میں بھی ضائع کر دیا کرتے ہیں اگر

ایک محلہ کے تمام لوگ جنازہ پہ چلے جائیں

دکاندار اور دوسرے پیشہ ور بھی چلے جائیں تو کسی کو یہ خیال بھی نہ ہوگا کہ میری دکان سے کوئی سودا لینے آئے گا یا میرے پاس کوئی کام کرانے آئے گا۔ جب تمام لوگ جنازہ میں شریک ہوں گے تو سودا کون لے گا اور کام کون کرانے آئے گا سب کی دکانیں بند رہیں گی۔ اور اس طرح کسی کو نقصان بھی نہ ہوگا۔ بڑے محلوں کو دو

حصوں میں بھی منقسم کیا جا سکتا ہے اور اس طرح تیس محلے بن سکتے ہیں۔ جوں جوں شہر بڑھتا جائیگا محلے بھی بڑھتے جائیں گے۔ میں نے پہلے بھی ایک دفعہ اس کے متعلق توجہ دلائی تھی مگر اس پر تھوڑی مدت عمل ہوا۔ اور پھر لوگ مدت تک یاد نہ دلانے کی وجہ سے بھول گئے اب میں دوبارہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے ماتحت دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بار بار لوگوں کو حکم دیتے تھے کہ جنازہ پر جاؤ بلکہ آپؐ نے یہاں تک فرمایا کہ اگر کوئی مسلمان اپنے کسی مسلمان بھائی کے جنازے میں شریک ہوتا ہے تو اس کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور

اُحد کے برابر ثواب

لکھا جاتا ہے۔ پھر فرمایا اگر کوئی شخص جنازہ میں بھی شریک ہوتا ہے۔ میت کو کندھا بھی دیتا ہے۔ قبرستان تک ساتھ جاتا ہے اور میت کے دفن ہو چکنے کے بعد واپس آتا ہے۔ تو اس کے لئے دو اُحد پہاڑ کے برابر ثواب ہے۔ ایک دفعہ کسی جنازہ میں ایک صحابیؓ گئے اور وہاں دوسرے لوگوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث سنائی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ اگر کوئی شخص جنازہ میں شریک ہو تو اس کو ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور اگر میت کے دفن ہو چکنے کے بعد واپس آئے تو اس کو دو قیراط

ثواب ملتا ہے۔ اور ایک قیراط کا ثواب اتنا بڑا ہوتا ہے جیسے احد پہاڑ ہے۔ یہ سن کر باقی صحابہؓ بہت خفا ہوئے کہ تم نے ہمیں پہلے کیوں نہ بتایا۔ خدا جانے ہم ثواب کے کتنے مواقع ضائع کر چکے ہیں۔ اگر ہمیں پہلے پتہ چلتا تو ہم کیوں یہ مواقع ضائع کرتے۔ قیراط عربی زبان میں ایک چھوٹی سی چیز کا نام ہے۔ صحابہؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یہ قیراط کا ثواب کتنا بڑا ہوگا تو آپؐ نے فرمایا اُحد پہاڑ کے برابر۔ یہ ایسی ہی مثال ہے جیسے کہہ دیا جائے کہ ہاتھی کے برابر مکھی۔ جس ملک کی مکھی ہاتھی کے برابر ہو تو بڑی چیزیں کتنی بڑی ہوں گی۔ یہ تو صرف مثال ہے کہ تم سمجھ لو کہ خدا تعالیٰ کے اعلیٰ ثواب کتنے بڑے ہوں گے۔ اور اس طرح توجہ دلائی گئی ہے کہ تم

خدا تعالیٰ کے ثواب کی وسعت

اپنے خیال میں بھی نہیں لا سکتے۔ خدا تعالیٰ کے بڑے ثواب کی تو حد ہی نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جنت کے متعلق فرماتے ہیں لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علیٰ قلب بشر کہ اس کی نعمتیں ایسی ہیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھیں۔ نہ کسی کان نے سنیں نہ کسی انسان کے دل پر گذریں پس جس کا ادنیٰ مقام یہ ہو اس کا اعلیٰ مقام کیا ہوگا غرض جنازہ میں شریک ہونا کوئی معمولی عمل نہیں بلکہ اس سے بہت بڑا ثواب ملتا ہے ؛

ایفائے عہد کا خاص اہتمام

مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے مورخہ ۳۰-۱۰-۶۰ کو بذریعہ تار مطلع فرمایا ہے کہ چندہ تحریک جدید مبلغ ۱۵۷/- روپے جس کی تفصیل درج ذیل ہے بذریعہ تار مرکز میں بھجوایا گیا ہے۔

نمبر شمار	معطی حضرات	چندہ تحریک جدید سال ۲۶/۲۷	
۱	مکرم غلام مصطفےٰ صادق صاحب	۱۲۰/- روپے	جزاھم اللہ احسن الجزاء
۲	مکرمہ بیگم شریف احمد صاحب	۵/- "	
۳	مکرمہ کشور سلطانہ صاحبہ	۵/- "	
۴	مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ	۱۰/۱۲/- "	
۵	مکرم حنیف احمد صاحب	۱۰/۴/- "	
۶	مکرم محمد اسلم صاحب	۶/-/- "	
	میزان	۱۵۷/- روپے	

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ رقوم داخل خزانہ ہو کر دفتر کے ریکارڈ میں درج ہو چکی ہیں دعا ہے اللہ تعالیٰ دیگر جماعتوں کے عہدیداران کو بھی کما حقہ ایفائے عہد کا اہتمام کی توفیق عطا فرمائے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم چوہدری سربلند خانصاحب آف دار الفضل ۵ نومبر کی رات کو ایک دن بیمار رہ کر وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ ۹۰ سال کی عمر پائی۔ احمدیت قبول کر ہی اپنے گاؤں شاہ پور امرگڑھ ضلع گورداسپور سے ہجرت کر کے قادیان جا بسے تھے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردو میں بلند مقام عطا کرے۔ آمین (فتح دین جادیہ ال تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

اسلام پر غیر مسلم مضمون نگاروں کے اعتراض کا جواب

از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی

(۵)

ایک اور ہندو ودوان نے بدھوں اور آریوں کے اس کشت و خون کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"نو ویدک دھرم کے خلاف چپ چاپ بودھ دھرم ہندوستان میں پھیلا اور وہ امن کے ساتھ اس کا ناش ہوا۔ کیونکہ بودھ دھرم اور ویدک دھرم کی کشمکش میں جیسی کچھ خون ریزیاں بودھ دھرم کے عروج پر ہوئیں۔ ویسی ہی بلکہ ان سے کہیں زیادہ بودھ دھرم کے مغلوب کرنے پر آریہ ورت سے اس کا نام و نشان مٹا دینے کے وقت بھی ہوئیں چنانچہ ہزارہا مخلوق خدا اور راجوں مہاراجوں کا اس خانہ جنگی میں ناش ہوا۔ ہزاروں خاندان تباہ ہو گئے۔ سینکڑوں خاندان برباد ہو گئے۔ بہت سوں نے سولی پائی قتل ہوئے۔ پھونکے گئے۔ صدہا جلا وطنی کی حالت میں دیش بدر کئے گئے ۔۔۔۔۔ پس بودھوں نے ان کا مقابلہ کیا۔ انہوں نے آگ تلوار کی مار سے ان کے علاقوں کو برباد کر دیا"

(سوانح عمری بکرماجیت اعظم ص۳۱)

اس کشت و خون اور قتل و غارت کی موجودگی میں کوئی انصاف پسند یہ باور کر سکتا ہے کہ اسلام کی آمد سے قبل بھارتی معاشرہ امن و سکون سے چپ چاپ اپنی ڈگر پر چل رہا تھا اور مسلمانوں نے آکر اس امن و سکون کو برباد کر دیا۔ مسلمان سب سے پہلے سندھ میں وارد ہوئے اور فتح پائی۔ اس سے قبل وہاں بودھوں کی ہی حکومت تھی۔ لیکن آخری بدھ راجہ ساہسی کے مرنے پر اس کے برہمن وزیر چچ نے غاصبانہ انداز سے نہ صرف حکومت پر ہی قبضہ جما لیا بلکہ اس بدھ راجہ کی بیوی کو بھی گھر میں ڈال لیا۔ راجہ داہر جس کے عہد میں محمد بن قاسم کا اسلامی لشکر سندھ میں وارد ہوا۔ اسی چچ راجہ کا لڑکا تھا۔ راجہ چچ نے حکومت پر قبضہ جماتے ہی بودھوں کے لئے ایسے قوانین نافذ کئے کہ جن سے ان کے شہری حقوق بھی ختم ہو گئے۔ جیسا کہ بھائی پرمانند جی بیان کرتے ہیں کہ:۔

"یہ چچ بڑا پکا ہندو تھا۔ اور اس کی تخت نشینی سے سندھ کے مذہب میں انقلاب آ گیا۔ اس (برہمن راجہ) نے لوہان اور جاٹوں سے متعلق (جو بودھ تھے) کئی ایسے قانون بنائے جن سے ان کے حقوق چھین لئے۔ ان کو ریشم کے کپڑے پہننے بند کر دئے ان کو ننگے پاؤں اور ننگے سر جانے کا حکم دیا۔ اور گھوڑوں پر سواری کرنے کے وقت بغیر زین کے چڑھنے کا حکم دیا۔ اور یہ کہ وہ برہمن آباد کے راجہ کے ہاں جلانے کی لکڑیاں پہنچایا کریں"

(تاریخ راجستھان ص۲۹)

الغرض اسلام کی آمد سے قبل ہندوؤں نے سندھ کے بودھوں کو انسانیت کے ابتدائی حقوق سے بھی محروم کر رکھا تھا۔ جب مسلمان سندھ میں وارد ہوئے اور بودھوں نے اسلامی معاشرے کی خوبیاں دیکھیں تو ان کی جان میں جان آئی اور انہوں نے شکر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مشکلات دور کرنے کے لئے مسلمان رحمت کے فرشتے بنا کر بھیجے ہیں اور ان کے لئے اب آزادی کا سورج طلوع ہو گیا ہے۔ اور وہ جوق در جوق مسلمان ہو گئے۔ اور مسلمانوں کی امداد پر کھلے بندوں کربستہ ہو گئے۔ سندھ میں مسلمانوں کی ابتدائی فتوحات میں بدھوں سے مسلمان بننے والے لوگوں کا بہت بڑا دخل ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ایک ہندو ودوان نے یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"بھارت کے افغانستان اور بلوچستان آدی پرانتوں میں اسلام کی شمشیر سے سنگھرش سہنا کا پرچھا تھا کارن وہاں کے شتریوں کا بدھ دھرم اوّلمبی ہونا ہی تھا ۔۔۔۔۔۔ اسلام کے آگے من کے آگے وے نہ ٹھہر سکے۔ بدھ دھرم کو تلانجلی دے کر محمد کے انویائی بن بیٹھے۔ ہم یہ کہنے کا ساہس رکھتے ہیں کہ اہنسا پرمودھرم اور دھرم مانیہ و شواسیوں نے مسلمانوں کے لئے بھارت کے دوار کھول دیا ۔۔۔۔۔۔ کیول اتنا ہی نہیں۔ بلکہ وے مسلمانوں کے سہائک بن بیٹھے۔ پرنام یہ ہوا کہ بھارت کو ستیتی سے پڑنا

پر بھیت ان کا نگاروں کی بدولت مسلمانوں کو بھارت جیتنا ایک آسان کام ہو گیا"

(شردت منی چونامرت ہندی حصہ دوم ص۳)

اس سلسلہ میں ایک سکھ ودوان نے یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"افغانستان۔ بلوچستان۔ ایران روس۔ ترکستان اور عرب وغیرہ ملکوں کے بودھی لوگ تلوار کے زور سے نہ خود ذات پات اور چھوت چھات کو ماننے والے براہمنی معاشرے میں شامل ہوئے۔ لیکن دل سے وہ ۔۔۔۔۔ اپنے اوپر کئے گئے اس جبر کے خلاف ہمیشہ غصے بھرے رہے۔ چنانچہ تاریخ اس پر شاہد ہے کہ موقعہ آتے پرانے لوگوں نے ذات پات اور چھوت چھات کا رد کرنے والے اسلام کو قبول کر لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام میں ذات پات اور چھوت چھات والی لعنت نہ ہونے کی وجہ سے وہ سب کے سب ایک قوم بن گئے۔ ایک قوم بن جانے سے ان میں زبردست تنظیم اور طاقت پیدا ہو گئی۔ اسی طرح براہمنوں کی طرف سے پیدا کردہ چھوت چھات کے ستائے ہوئے بدھ لوگوں نے نہ صرف ہندو معاشرے کو ہی ترک کر دیا۔ بلکہ طاقت پکڑ کر ذات رکھنے والے براہمنوں سے ایسے گن گن کر بدلے لئے کہ جن کا ذکر کرتے وقت قلم کانپنے لگ جاتا ہے"

(ترجمہ از کیش فلاسفی ص۱۰۱)

ان حالات اور ودواں قوات کی موجودگی میں کون انصاف پسند یہ باور کر سکتا ہے کہ بدھوں کو مسلمانوں نے زبردستی اسلام میں داخل کیا تھا۔ وہ بہادر بدھ جو بقول ہندو ودوانوں کے سینکڑوں سال سے ہندوؤں کے مظالم کا تختہ مشق بنے ہوئے تھے۔ جن کے بچے عورتیں بوڑھے اور جوان قتل کئے جا رہے تھے

اور وہ اپنے مذہب سے اور مسرور نہیں ہوتے تھے ان سے متعلق یہ کہنا کہ انہوں نے مسلمانوں کی تلواروں کے سامنے گردنیں جھکا دیں اور اپنے بدھ دھرم کو چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا۔ حقائق کا خون ہو گا یہ درست ہے کہ ہندوستان میں سب سے پہلے بدھ مسلمان ہوئے اور ان کا شمار اس ملک کے اوّل المومنین میں ہوا۔ لیکن ان کا اسلام لانا مسلمانوں کے کسی جبر یا تشدد کا نتیجہ نہ تھا انہوں نے سوچ سمجھ کر دل سے اسلام قبول کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نہ صرف یہ کہ مسلمان بنے بلکہ انہوں نے اپنے مسلمان بھائیوں کی ہند میں پوری پوری مدد کی اور اسلام کی فتوحات میں نمایاں حصہ لیا۔ محمد بن قاسم نے جو نظام سندھ کو ختم کرنے کے بعد قائم کیا۔ وہ خالص اسلامی نظام تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے کسی بھی غیر مسلم کی حق تلفی نہیں کی چنانچہ ایک ہندو ودوان مسٹر چونی لال آنند نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"وہ (محمد بن قاسم) ہندوؤں کے سوشل اور مذہبی رسومات و اعتقاد کی عزت کرتا تھا ۔۔۔۔۔۔ اور ان کی سوشل اور مذہبی انسٹی ٹیوشنوں میں کوئی مداخلت نہیں کی جاتی تھی وہ اپنے بتوں کی پرستش کرتے تھے اور ان کے ایما پر ان کے ذاتیات کے قواعد کو بھی قانون کا درجہ دیا گیا تھا ۔۔۔۔۔ تو سیع سلطنت کے ساتھ ہندوؤں کے لئے تمام سرکاری دفاتر کھول دیئے گئے برہمنوں کو مالگزاری کلکٹری کے کاموں پر متعین کیا گیا تھا۔ اور قاسم نے وزارت کا اعلیٰ ترین عہدہ[۱۵] اپنے وقت کے ایک مشہور ہندو فلاسفر مسمی کاکا کو عطا کیا تھا۔ عربوں کے ماتحت سندھ مذہبی آزادی کی سرزمین تھی!"

(پیغام صلح لاہور ۲۰ر مارچ ۱۹۵۵ء)

تقرر امیر ضلع

مکرم حاجی عبد الرحمان صاحب آف باندھی کو ۳۰ر اپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے امیر ضلع نواب شاہ منظور کیا گیا ہے۔ احباب نوٹ فرما لیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

وقفِ جدید کا تیسرا سال دسمبر میں ختم ہو رہا ہے

وقفِ جدید کا تیسرا سال بفضلہ تعالیٰ دسمبر میں ختم ہو رہا ہے جلسہ سالانہ سے قبل ۲۵ر۱۲ر۶۰ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں ایسی تمام جماعتوں اور ان کے امراء و صدر صاحبان کے نام دعا کے لئے پیش کئے جاویں گے جو اس تاریخ سے پہلے پہلے اپنا چندہ سو فی صدی ادا کر چکی ہوں گی تمام عہدیدار حضرات اور احباب جماعت کو چاہیئے کہ اس مختصر سے عرصہ میں اپنی پرخلوص مساعی کو بروئے کار لا کر اپنی جماعت کا نام اس فہرست میں شامل کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص و ایمان میں برکت دے اور اپنے فضلوں کا وارث کرے۔ آمین

(انچارج وقف جدید)

سیکرٹریان تحریک جدید کی مساعی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام بابت سال نو تحریک جدید اگرچہ جماعت کے ہر فرد کے نام تھا لیکن سیکرٹریان تحریک جدید خاص طور پر اپنے فرض منصبی کے تحت اس پیغام پر فوری طور پر توجہ کرنے اور عمل پیرا ہونے کے لئے مکلف تھے۔ امسال جن سیکرٹریان نے اپنے فرض منصبی کو سمجھنے میں مسابقت کی روح کا مظاہرہ کیا ہے ان کا تذکرہ شکریہ کے ساتھ ذیل میں کیا جاتا ہے۔ تاکہ دیگر کارکنان بھی اپنے فرائض کو سمجھیں اور عملی قدم اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور مقدس امام کی دعائیں حاصل کریں۔

(۱) سیالکوٹ شہر:۔ یہاں مکرمی چوہدری بشیر احمد صاحب امتیاز سیکرٹری تحریک جدید ہیں۔ امسال انہی صاحب کی تیار کردہ فہرست جس میں چار ہزار روپیہ سے کچھ زائد رقم کے وعدے تھے۔ مرکز میں مکرم بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت کے ذریعہ پہنچے۔ مزید محنت سے وعدوں کو انہوں نے ۵۰۷۶/- روپے تک پہنچا دیا اور ابھی کوشش جاری ہے۔

(۲) لاہور شہر:۔ یہاں مکرم میاں محمد یحییٰ صاحب سائیکل مرچنٹ سیکرٹری تحریک جدید کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔ یہ صاحب بڑے تحمل اور تنظیم سے کام کرنے کے عادی ہیں۔ مورخہ ۱۳ نومبر تک انہوں نے وعدوں کو بالاقساط ۲۱۳۵۵/- روپے تک پہنچا دیا ہے۔

(۳) کراچی:۔ یہاں مکرم خیض عالم صاحب چنگوی سیکرٹری تحریک جدید کے عہدہ پر ہیں اور اپنے امیر صاحب کی نگرانی میں منظم طریق سے کام کر رہے ہیں اور اب تک وعدوں کو پچاس ہزار روپے تک پہنچا دیا ہے۔

(۴) کنری:۔ یہاں مکرم غلام احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید ہیں اور ۱۵۹۵/- روپے کے وعدے مرکز میں بھجوا چکے ہیں۔

(۵) کوئٹہ:۔ یہاں مکرم محمد یاسین صاحب سیکرٹری تحریک جدید کے فرائض ادا کر رہے ہیں آپ نے اپنے امیر صاحب کی نگرانی میں ۳۶۶۸/- روپے کے وعدے فراہم کئے ہیں اور ان کی کوشش ہے کہ وعدوں کی ادائیگی بھی ساتھ کے ساتھ ہوتی جائے۔

(۶) محمود آباد:۔ مکرم بشارت احمد صاحب یہاں بطور سیکرٹری تحریک جدید اپنی جماعت کے صدر کی نگرانی میں ۸۹۷/- روپے کے وعدے پیش کر چکے ہیں۔

(۷) چک $\frac{119}{7-D-R}$ (منٹگمری)۔ یہاں ملک رشید الدین صاحب انور سیکرٹری تحریک جدید کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ اور ۱۷۵/- روپے کے وعدے مرکز میں پہنچا چکے ہیں۔

(۸) چک ۹۹ شمالی (سرگودھا)
یہاں مکرم شیخ عبدالعزیز صاحب سیکرٹری تحریک جدید سرگرم عمل ہیں اور ۴۶۴/- روپے کے وعدے پیش کر چکے ہیں۔

(۹) چک منگلہ ۱۶۸ شمالی (سرگودھا)
یہاں مکرم عبداللہ صاحب سیکرٹری تحریک جدید ہیں اور باوجودیکہ یہ جماعت نئی ہے اور دیہاتی ہے۔ لیکن پھر بھی مسابقت کی روح پرانی جماعتوں کی طرح ہے۔ یہاں سے ۵۱۴/- روپے کے وعدے موصول ہو چکے ہیں۔

(۱۰) منٹگمری:۔ یہاں مکرم مبشر احمد خان صاحب سیکرٹری تحریک جدید ہیں۔ اور ۳۰۴۴/- روپے کے وعدے پیش کر چکے ہیں۔

(۱۱) جہلم:۔ اس جماعت کے سیکرٹری تحریک جدید مکرم احمد الدین صاحب ۱۲۷۶/- روپے کے وعدے بھجوا چکے ہیں۔

(۱۲) چک $\frac{78}{\text{ج ب}}$ (سرگودھا)
یہاں مکرم چوہدری حاکم علی صاحب سیکرٹری تحریک جدید کے فرائض ادا کر رہے ہیں اور دیہاتی جماعت میں ہونے کے باوجود بھی قریباً ۹۹۰/- روپے کے وعدے پیش کر چکے ہیں۔

(۱۳) چک ۸۰ شمالی (سرگودھا) یہاں مکرم چوہدری محمود احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید ہیں اور ۵۰۶/- روپے کے قریب وعدے پیش کر چکے ہیں۔

(۱۴) وزیرآباد۔ یہاں مکرم ملک منظور احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید اپنے صدر صاحب کی نگرانی میں سرگرم عمل ہیں اور ۱۱۰۸/- روپے کے وعدے پیش کر چکے ہیں۔

(۱۵) گوجرانوالہ شہر:۔ یہاں مکرم محمد لطیف صاحب اپنے سیکرٹری تحریک جدید کی قائمقامی فرما رہے ہیں اور اس قائمقامی کے عرصہ میں بھی پوری تندہی سے کام کرتے ہوئے قریباً ایک ہزار روپے کے وعدے بھجوا چکے ہیں اور مزید کے لئے کوشاں ہیں۔

(۱۶) سرائے عالمگیر:۔ یہاں مکرم برکت علی صاحب پنشنر سیکرٹری تحریک جدید کے طور پر کام کر رہے ہیں اور چھوٹی سی جماعت کی طرف سے ۳۲۰/- روپے کے وعدے پیش کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کارکنوں کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ جملہ احباب سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مجلس خدام الاحمدیہ کے اعلانات

(۱) خدام الاحمدیہ کے قائدین اور زعماء کے انتخابات گذشتہ اکتوبر میں ختم ہو جانے چاہئیں تھے تاحال بہت کم مجالس کی طرف سے انتخابات کی اطلاع ملی ہے۔ قواعد کے مطابق ہر سال ہر مجلس میں قائد اور زعیم کا انتخاب ہونا ضروری ہے۔ اس غرض کے لئے جملہ مجالس کو فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ جن مجالس نے ابھی تک انتخابات کی رپورٹ نہیں بھجوائی وہ براہ کرم بہت جلد اسے مکمل کر کے قواعد کے مطابق رپورٹ بھجوائیں۔

(۲) مجالس کی طرف سے ماہانہ رپورٹیں بہت کم تعداد میں آ رہی ہیں۔ کسی مجلس کی مساعی اور باقاعدگی کا پتہ صرف اس کی کارگذاری کی رپورٹ سے ہی ہو سکتا ہے۔ پس رپورٹ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک مرکز میں بھجوانا نہایت ضروری ہے۔ مجالس توجہ فرمائیں۔

(۳) ضلع ملتان کی مجالس کے معائنہ کے لئے مرکز کی طرف سے مکرم ملک سلطان صاحب اختر بتاریخ $\frac{11}{60}$ ۱۹ روانہ ہو رہے ہیں۔ ضلع کی جملہ مجالس ان کے لئے تیاری کر لیں۔ اور ان کے آنے پر معائنہ کرائیں۔ ان کا تفصیلی پروگرام الفضل میں علیحدہ شائع ہو رہا ہے۔

(۴) ۱۳ نومبر کو مجلس سیالکوٹ نے تقسیم انعامات کے لئے ایک جلسہ منعقد کیا جس میں مکرم بابو قاسم دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے انعامات تقسیم کئے اور خدام و اطفال کو نصائح فرمائیں۔

(۵) مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی نے ایک اور خیراتی ہومیوپیتھک ڈسپنسری جاری کی ہے۔

(۶) مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے امسال ۲۵ ستمبر سے ۲۸ ستمبر تک تربیتی کلاس منعقد کی۔ جس میں حیدرآباد ڈویژن کی چھ مجالس نے شرکت کی۔ صبح ساڑھے پانچ بجے سے رات کے دس بجے تک نہایت مصروف پروگرام تھا۔ مربیان سلسلہ اور معلمین وقف جدید کے علاوہ جماعت کے دیگر عہدیداران نے بھی تقاریر کیں۔ اور طلبہ کو اپنے مواعظ حسنہ سے سرفراز کیا۔ تقریری اور تحریری مقابلہ جات کے علاوہ ورزشی مقابلے بھی ہوئے۔ اس کلاس کو کامیاب بنانے میں مجلس کنری نے نمایاں حصہ لیا۔ اس کلاس کے جملہ اخراجات مکرم ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب صدیقی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میرپور خاص نے برداشت کئے جس کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ ان کی بیحد ممنون ہے۔ اس کلاس میں شریک ہونے والے خدام میں زندگی کی ایک نئی روح دوڑنے لگی ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، بزرگان سلسلہ اور احباب کی دعاؤں سے خاکسار کے برادر اصغر جناب راجہ بشیر الدین احمد صاحب آف مڈھ رانجھہ ضلع سرگودھا کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نعم البدل فرزند تولد ہوا ہے۔ احباب اس کے باعمر باقبال۔ لمبی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(ضیاء الدین ارشد پریذیڈنٹ محلہ دارالبرکات)

اس خوشی میں آپ نے دو روپے اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں جزاکم احسن الجزاء۔ (مینجر الفضل)

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی تعزیتی قرارداد

ہم ممبران مجلس عاملہ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ اپنے رفیق کار محترم ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی صدر دارالرحمت وسطی کی اہلیہ صاحبہ محترمہ مریم بیگم صاحبہ کی وفات پر دلی افسوس و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ اپنے سسرال میں پہلی احمدی فرد تھیں اور سلسلہ عالیہ کی خلافت اور اشاعت اسلام کے لئے انشراح صدر اور نہایت فراخ دلی کے ساتھ مالی خدمت کرنے والی تھیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور مرحومہ کی روحانی برکات کو مرحومہ کے متعلقین میں زندہ اور قائم رکھے۔ آمین

محترم ملک صاحب کو یہ غم پیرانہ سالی میں پہنچا ہے۔ ہمیں ملک صاحب سے دلی ہمدردی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

آبادکاری کا محکمہ دسمبر ۱۹۶۰ئہ کے آخر تک ختم کر دیا جائیگا احسن الدین

حکومت شہری متروکہ جائداد کی مستقل ملکیت کے منصوبہ کا اعلان ایک ماہ کے اندر کریگی

لائلپور ۱۰ نومبر۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر پیر احسن الدین نے کہا ہے کہ سیٹلمنٹ کا محکمہ امسال ۔ رواں کے اختتام سے پہلے ختم کر دیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ مرکزی حکومت کی طرف سے مجھے ہدایت کی گئی ہے کہ میں شہری متروکہ جائداد کی مستقل ملکیت کے بیع نامے جاری کرنے کے لئے ایک منصوبہ تیار کر کے حکومت کو پیش کروں۔ مرکزی حکومت شہری متروکہ جائیداد کی مستقل ملکیت کے متعلق میری تجویز کردہ سکیم کا اعلان ایک ماہ کے اندر کر دے گی۔

چیف سیٹلمنٹ کمشنر سیٹلمنٹ اور اشتمال اراضی کے کام کا جائزہ لینے کی غرض سے کل لائلپور پہنچے تھے۔ آپ نے سرکٹ ہاؤس میں نامہ نگاروں سے غیر رسمی گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ شہری متروکہ جائداد کی مستقل ملکیت کے بارے میں جو سکیم تیار کروں گا اس میں اس بات کو بھی پیش نظر رکھا جائے گا۔ بالائی منزلوں کے قابضوں کا زمین میں بھی کچھ نہ کچھ حصہ ہونا چاہیئے۔ سیٹلمنٹ کمشنر نے کہا کہ اگرچہ موجودہ قانون کے تحت عبوری منتقلی کے حکم کی کوئی قانونی حیثیت نہیں۔ لیکن میں نے خود دیکھا ہے کہ کراچی میں کئی لوگ آپس میں قانونی معاہدے کر کے متروکہ جائدادیں منتقل کر لیتے ہیں

زرعی متروکہ جائداد کے حقوق ملکیت کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایسی جائداد کے الاٹیوں کے حقوق ملکیت کی توثیق کا کام قریب قریب مکمل ہو چکا ہے اور زرعی جائداد کے الاٹیوں کو اسبات کا اختیار ہے کہ وہ جس طرح چاہیں اس جائداد کو فروخت کریں۔

متروکہ جائدادوں کے کرائے

سیٹلمنٹ کمشنر کی توجہ اس بات کی طرف دلائی گئی کہ الاٹیوں میں متروکہ جائدادوں کے کرایوں میں اضافہ کا رجحان پایا جاتا ہے تو انہوں نے کہا حکومت پاکستان پہلے ہی اس بات کا اعلان کر چکی ہے کہ ۱۹۵۶ء کے تخمینوں کو کرایوں کی بنیاد تصور کیا جائے گا۔ اس لئے کسی شخص کو کرایوں میں اضافہ نہیں کرنا چاہیئے انہوں نے کہا کہ صوبائی ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ اور میونسپل کمیٹیوں کے تخمینے لے کر دونوں میں سے جو بھی تخمینہ کم ہو اس کو کرائے متعین کرنے کے لئے بنیاد تصور کرنا چاہیئے۔

سیٹلمنٹ کمشنر نے دعویداروں سے اشتراک کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ یہ ہدایت پہلے ہی جاری کر دی گئی ہے کہ کسی بھی کیس کے قطعی فیصلے کے فوراً بعد اشتراک کی درخواستیں دی جائیں۔ لیکن محکمہ کی طرف سے اب بھی لوگوں کو کچھ مہلت دی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت دعاوی کے تصفیہ کا کام جلد از جلد مکمل کرنا چاہتی ہے تاکہ آئندہ کوئی شخص اپنے آپ کو مہاجر تصور نہ کرے بلکہ سچا پاکستانی سمجھے۔

پیر احسن الدین نے کہا کہ مغربی پاکستان میں ابھی چھ لاکھ مکانات کی منتقلی باقی ہے سیٹلمنٹ کمشنر کو بتایا گیا کہ بعض لوگوں کو اپیلیں وغیرہ دائر کرنے کے سلسلہ میں فیصلوں کی نقول حاصل کرنے میں سخت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اپنے عملہ کو ہدایت کر دی ہے کہ آئندہ ہر کیس کے فیصلہ کی چار نقلیں تیار کی جائیں جن میں سے دو نقلیں فوراً متعلقہ فریقین کو دے دی جائیں۔ میں نے اپنے عملہ کو متنبہ کر دیا ہے کہ فیصلوں کی نقول کے حصول میں تاخیر کی شکایت میں پسند نہیں کرتا اور اگر آئندہ میرے پاس ایسی کوئی شکایت پہنچی تو میں متعلقہ اہلکاروں کے خلاف سخت کارروائی کرونگا۔

اعلان نکاح

میرے بیٹے ملک عبدالرشید صاحب کا نکاح عزیزہ امۃ الحی بنت ملک عبدالحکیم صاحب آف جہلم کے ہمراہ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم محترم مولوی عبدالمغنی صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم نے مورخہ ۲۸/۱۰/۶۰ کو پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالے اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

(ملک محمد ابراہیم لالہ موسےٰ محلہ کریم پورہ ضلع گجرات)

مبلغین اسلام کے اعزاز میں استقبال و الوداع کی مشترک تقریب

(بقیہ صفحہ اول)

ایڈریس پیش کیا جس میں انکی نہایت درجہ قابل قدر تبلیغی خدمات کو سراہتے ہوئے سکول کی طرف سے پُرخلوص جذبات کا اظہار فرمایا بعد ازاں تشریف لانیوالے مبلغین اسلام میں سے مکرم مولوی محمد منور صاحب اور مکرم سید جواد علی صاحب اور تشریف لے جانے والے مبلغین اسلام میں سے مکرم قریشی مقبول احمد صاحب اور مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب نے مختصر جوابی تقریر میں شکریہ کا اظہار کرتے ہوئے مزید خدمات کی توفیق ملنے کیلئے دعا کی درخواست کی نیز جن جن ممالک میں انہیں پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی ہے وہاں کے نہایت ایمان افروز تبلیغی حالات بیان کئے

آخر میں صاحب صدر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کے فریضے کو کامیابی سے ادا کرنے اور اسلام کو ساری دنیا میں غالب کر دکھانے کے لئے ضروری ہے کہ سکول کے بچوں کے دماغوں میں اول دن سے ہی وقف زندگی کی اہمیت کو راسخ کیا جائے تا وہ بڑے ہو کر اسلام کے سچے خدمت گذار ثابت ہوں اور دنیا کمانے کی بجائے دنیا کی روحانی پیاس بجھانے کا قابل فخر کارنامہ سرانجام دینے کا شرف حاصل کریں۔ آپ نے فرمایا دنیا کے حالات بڑی تیزی سے تبدیل ہو رہے ہیں اور دنیا دن بدن اسلام کی طرف مائل ہوتی جا رہی ہے۔ ان حالات میں اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کے مبلغ بڑی کثرت کے ساتھ پھیلا دئے جائیں۔ ایک وہ وقت تھا کہ ہمارے پاس کافی تعداد میں مبلغ ہوتے تھے اور بیرونی ممالک کی جماعتوں کی طرف سے مطالبہ اتنا زیادہ نہیں ہوتا تھا لیکن اب صورت یہ ہے کہ مبلغ بھجوانے کے مطالبے اتنے زیادہ ہیں کہ انہیں پورا کرنے کے لئے مبلغین کافی تعداد میں میسر نہیں آ رہے پس زمانہ کے حالات اس بات کا تقاضا کر رہے ہیں کہ ہم زیادہ سے زیادہ تعداد میں مبلغ تیار کریں یہ جبھی ہو سکتا ہے کہ ہمارے طلبہ جو سکولوں اور کالجوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں خدمت دین کو فضل الٰہی تصور کرتے ہوئے اسے اپنی زندگی کا منتہائے مقصود بنائیں اور اپنی زندگیاں دین کے خاطر وقف کریں آپ نے سکول کے اساتذہ کو توجہ دلائی کہ وہ بچوں کے دماغوں میں وقف زندگی کی اہمیت کو راسخ کریں اور انکی صحیح خطوط پر تربیت کا ایک ماحول پیدا کرنے کی طرف توجہ دیں کہ سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں مبلغ میسر آسکیں۔

آپ کے اس بصیرت افروز خطاب کے بعد محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

یہ الٰہی تعلیم ہے جو قرآن کریم میں عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ اور اس تعلیم کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان پیارے الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ جن لوگوں کو جنت میں لے جانے کے لئے ہم وعظ کرتے ہیں ان کی بدخواہی کس طرح کر سکتے ہیں۔

بیشک تمام بنی نوع انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کی یہی تعلیم ہے۔ لیکن آج خود اسلامی فرقوں کو اس تعلیم پر عمل کرنے کی سخت ضرورت ہے۔

(باقی)